

muhammad\_taqi@cyber.net.pk

۱۰۰۴۶  
۳۹/۲/۹

From: Iqraam Moghal <optimus.prime2017@outlook.com>  
Sent: Monday, October 23, 2017 3:52 PM  
Subject: Interpretation of Hadith

دارالافتاء

Salaams.

It was narrated that Saeed bin Jubair said:

"I was with Ibn Abbas in Arafat and he said: 'Why do I not hear the people reciting Talbiyah?' I said: They are afraid of Muawiyah.' So Ibn Abbas went out of his tent and said: "Labbaik Allahumma Labbaik, Labbaik! They are only forsaking the Sunnah out of hatred for Ali." SUNAN NASAI 3006

I was told the Hadith is weakened due to a narrator called Khalid ibn Makhlad, but I am sure he was a narrator, that Bukhari/Muslim accepted in their Sahih compilations.

What is the correct position of this Hadith, in your opinion Hazrat?

ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

Sent from Outlook

میں مقام عرفات میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا معاملہ ہے کہ لوگ لبیک نہیں پڑھ رہے ہیں؟ میں نے کہا لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خوف کرتے ہیں۔ اس بات پر وہ اپنے حجرے سے باہر آئے اور لبیک آخر تک پڑھا پھر ارشاد فرمایا: ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا ہے۔  
(سنن نسائی)

اس حدیث کی سند میں ایک راوی خالد بن مقلد ہے، صحیح بتایا گیا ہے کہ یہ حدیث اس راوی کی وجہ سے ضعیف ہے، جبکہ خالد بن مقلد بخاری اور مسلم کے روایت میں سے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے نزدیک اس حدیث کا کیا درجہ ہے؟

(جواب منسلک ہے)





## الجواب حاسد أو مُصلِحاً

مذکورہ حدیث خالد بن مخلد کے طریق سے سنن نسائی کے ساتھ ساتھ مستدرک حاکم اور صحیح ابن خزيمة میں بھی موجود ہے، حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کی تصحیح کی ہے، اور اس کو علی شرط الشیخین قرار دیا ہے، اور تلخیص میں علامہ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے، لہذا مذکورہ حدیث صحیح ہے، چنانچہ مستدرک حاکم میں ہے:

۱۷۴۱- أخبرنا إسحاق بن محمد بن خالد الهاشمي بالكوفة ثنا أحمد بن حازم بن أبي عزرة الغفاري ثنا خالد بن مخلد القطواني و أخبرني أبو سعيد عبد الرحمن بن أحمد المؤذن ثنا محمد بن إسحاق الإمام ثنا علي بن مسلم ثنا خالد بن مخلد ثنا علي بن مسهر عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبیر قال : كنا مع ابن عباس بعرفة فقال لي : يا سعيد مالي لا أسمع الناس يلبون فقلت : يخافون من معاوية قال : فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال : لبيك اللهم لبيك فإنهم قد تركوا السنة من بغض علي رضي الله عنه-  
هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه- (المستدرک علی الصحیحین للحاکم مع تعلیقات الذہبی فی التلخیص (2/26، قديمي كتب خانه))

صحیح ابن خزيمة میں ہے:

ثنا علي بن مسلم ثنا خالد بن مخلد ثنا علي بن صالح عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبیر قال كنا مع ابن عباس بعرفة فقال لي : يا سعيد مالي لا أسمع الناس يلبون ؟ فقلت : يخافون من معاوية قال : فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال : لبيك اللهم لبيك فإنهم قد تركوا السنة من بغض علي-  
قال أبو بكر : أخبر النبي صلى الله عليه و سلم أنه لم يزل يلبى حتى رمى الجمره بيان أنه كان يلبى بعرفات قال الأعظمي : إسناده صحيح- صحیح ابن خزيمة لمحمد النيسابوري (۴/۲۶۰)

السنن الكبرى للنسائي میں ہے:

[ ۳۹۹۳ ] أنبا أحمد بن عثمان بن حكيم الكوفي الأودي عن خالد بن مخلد قال حدثنا علي بن صالح عن ميسرة عن حبيب عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبیر قال كنا مع ابن عباس بعرفات فقال مالي لا أسمع الناس يلبون فقلت يخافون من معاوية فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال لبيك اللهم لبيك فإنهم قد تركوا السنة من بغض علي- (۲/۳۵۲)

﴿جاری ہے۔۔۔﴾



واضح رہے کہ ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل فی الضعفاء" میں خالد بن مخلد کی تمام منکر احادیث کا استیعاب کیا ہے لیکن ان میں مذکورہ حدیث ذکر نہیں کی ہے، چنانچہ "الکامل فی الضعفاء" میں ابن عدی، خالد بن مخلد کی تمام منکر احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وخالد بن مخلد القطواني له عن مالك وسليمان بن بلال وغيرهما وله شيوخ كثيرة ونسخ وعنده نسخة عن مغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة نحو من مائة حديث وله عن يوسف بن عبد الرحمن المدني عن العلاء نسخة وله عن عبد العزيز بن الحصين نسخة وهو من المكثرين في محدثي أهل الكوفة وهذه الأحاديث التي ذكرتها عن مالك وعن غيره لعله توها منه أنه كما يرويه أو حمل على حفظه لأني قد اعتبرت حديثه ما روى الناس عنه من الكوفيين محمد بن عثمان بن كرامة ومن الغرباء أحمد بن سعيد الدارمي وعندني من حديثهما عن خالد صدر صالح ولم أجد في كتبه أنكر مما ذكرته فله توها منه أو حملا على الحفظ وهو عندني إن شاء الله لا بأس به- الكامل في الضعفاء لابن عدی (۳۴ / ۴)

جہاں تک فن رجال کے اعتبار سے خالد بن مخلد کے درجہ کا تعلق ہے تو یہ علماء فن رجال کے درمیان متکلم فیہ راوی ہیں، اور چونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتابوں میں متکلم فیہ راویوں کی صرف وہ روایات ذکر فرماتے ہیں جن روایات کی موافقت ثقات نے کی ہو اور ان کے پاس اس حدیث کے صحیح ہونے کے شواہد آگئے ہوں، اس لئے خالد بن مخلد کے بخاری و مسلم کے رواۃ میں ہونا مطلقاً ان کی توثیق کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الألمي في تخريج الزيلعي (۴۸۰ / ۲)

ثُمَّ إِنَّ خَالِدَ بْنَ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيَّ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُثَنَّى، وَإِنْ كَانَا مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ، فَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِمَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي خَالِدٍ: لَهُ أَحَادِيثٌ مَنَاجِيرٌ، وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، مُفْرَطُ التَّشْيِيعِ، وَقَالَ السَّعْدِيُّ: كَانَ مُغْلَبًا بِسَوْءِ مَذْهَبِهِ، وَمَشَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ، فَقَالَ: هُوَ عِنْدِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ، وَأَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الْأَجْرِيُّ: سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ: لَا أَخْرِجُ حَدِيثَهُ، وَقَالَ التَّنَائِي: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جِبَانَ فِي "الثَّقَاتِ"، وَقَالَ: رُبَّمَا أَخْطَأَ، وَقَالَ السَّاجِي: فِيهِ ضَعْفٌ، لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ حَدِيثٍ، وَقَالَ الْمُؤَصِّلِيُّ: رَوَى مَنَاجِيرَ، وَذَكَرَهُ الْعُقَيْلِيُّ فِي "الضُّعْفَاءِ"، وَقَالَ: لَا يُتَابَعُ عَلَى أَكْثَرِ حَدِيثِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الدَّارِيُّ أَنَّ أَبَا دَاوُدَ سَمِعَتْ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُثَنَّى، وَكَانَ ضَعِيفًا مُنْكَرَ الْحَدِيثِ، وَأَصْحَابُ الصَّحِيحِ إِذَا رَوَوْا لِمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ، فَإِنَّهُمْ يَدْعُونَ مِنْ حَدِيثِهِ مَا تَفَرَّدَ بِهِ، وَنَتَقُونَ مَا وَافَقَ فِيهِ الثَّقَاتِ ۲، وَقَامَتْ شَوَاهِدُهُ عِنْدَهُمْ،



تہذیب الکمال مع حواشیہ لیوسف المزنی (۱۶۵ / ۸)

خالد بن مخلد القَطَوَانِي، أَبُو الهَيْثَمِ البَحْلِي مَوْلَاهُم الكُوْفِي، وَقَطْوَان مَوْضِعٌ بِالكُوْفَةِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بن أَحْمَدَ بن حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيهِ : لَهُ أَحَادِيثٌ مُنَاكِرٌ. وَقَالَ عَثْمَانُ بن سَعِيدِ الدَارِمِي، عَنْ يَحْيَى بن مَعِينٍ : مَا بِهِ بَأْسٌ. وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يَكْتُبُ حَدِيثَهُ. وَقَالَ أَبُو عُبَيْدِ الأَجْرِي: سَمِعْتُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ فَقَالَ : صَدُوقٌ وَلَكِنَّهُ بِتَشْيِيعٍ. قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بن عَدِي: هُوَ مِنَ المُكْثَرِينَ فِي مُحَدَّثِي الكُوْفَةِ ، وَهُوَ عِنْدِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

تذكرة الحفاظ = طبقات الحفاظ للذهبي (۲۹۸ / ۱)

خالد بن مخلد الإمام المحدث أبو الهيثم القَطَوَانِي الكُوْفِي: سَمِعَ مالكا وسليمان بن بلال وعلي بن صالح بن حي وأبا الغصن ثابت بن قيس ونافع بن أبي نعيم وعدة. وعنه البخاري وروى هو والجماعة سوى أبي داود عن رجل عنه والدارمي وعبد وأبو أمية الطرسوسي وآخرون حتى إن عبيد الله بن موسى قد روى عنه، وهو شيعي صدوق يأتي بغرائب ومناكير. مات سنة ثلاث عشرة ومائتين ۱ وقال ابن معين: ما به بأس.

الثقات لابن حبان (۲۲۴ / ۸)

خالد بن مخلد القَطَوَانِي البَحْلِي كُنِيته أَبُو الهَيْثَمِ مِنْ أَهْلِ الكُوْفَةِ يَرُوي عَنْ مُوسَى بن يعقوب الزمعي وسليمان بن بلال روى عنه أبو بكر بن أبي شيبة وأهل العراق وكان يكره أن يقال له القَطَوَانِي

تقريب التهذيب (ص: ۱۹۰)

خالد ابن مخلد القَطَوَانِي بفتح القاف والطاء أَبُو الهَيْثَمِ البَحْلِي مَوْلَاهُم الكُوْفِي صدوق يتشيع وله أفراد من كبار العاشرة مات سنة ثلاث عشرة وقيل بعدها.

المغني للذهبي (۲۰۲ / ۱)

خالد بن مخلد القَطَوَانِي مِنْ شِيوخِ البُخَارِيِّ صَدُوقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

اور مذکورہ حدیث کے متن میں یہ جو مذکور ہے کہ لوگوں کے تلبیہ پڑھنے کی آواز نہیں آرہی تھی تو اس کے متعلق الفیض السماوی (جو کہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسائی شریف کی تقریر ہے) میں یہ احتمال مذکور ہے کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع میں تلبیہ آہستہ پڑھ رہے تھے۔

الفيض السماوی ۳۳۴/۲

(التلبیة بعرفة)

(قوله من بغض على رضى الله عنه) فإن عثمان رضى الله تعالى عنه كان يخفض من صوته وهؤلاء قد اتبعوه فتركوا التلبیة قصداً أو خفصوا من غير ضرورة.



نیز الفیض السماوی کے حاشیہ میں ایک یہ احتمال بھی مذکور ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج تمتع کی افضلیت کے قائل نہیں تھے برخلاف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، لہذا ممکن ہے کہ جو حجاج کرام تمتع تھے اپنے نسک کے اخفاء کے لئے تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھ رہے ہوں، کیوں کہ تمتع حضرات کا تلبیہ مفرد سے تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے۔

حاشیة الفیض السماوی ۳۳۵/۲

وأيضاً اختلاف علي ومعاوية رضي الله تعالى عنهما في المنع عن التمتع معروف  
وابن عباس رضي الله تعالى عنهما كان في هذه المسئلة مع علي رضي الله عنه كما  
يظهر بالرجوع الى الروايات لا سيما في روايات مسلم، وفي رفع الصوت بالتلبية  
اظهار لنوع النسك (إذ المفرد يقول لبيك بحج والقارن يقول لبيك بحج  
وعمره) فلذا كانوا يخفضون الصوت بالتلبية لخوف معاوية. هذا ما يخاطر بهي والله  
تعالى أعلم، ثم كتب الشيخ في الاجزاء: وفي "وص" (أى التقرير الصغير) وجه  
آخر لخفضهم اه قلت المذكور في المتن هو ما ذكره والد الشيخ قدس سرهما في  
التقرير الكبير، وأما التقرير الصغير ففيه نحو ما ذكرته آنفاً.

بہر حال حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے آپس میں جو اختلافات ہوئے وہ ذاتی نوعیت کے نہیں تھے بلکہ اجتہادی نوعیت کے تھے، لہذا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مشاجرات کے بارے میں جمہور امت کا یہی موقف ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تنقید کا نشانہ بنانا ہرگز جائز نہیں بلکہ سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ توقف کیا جائے، اور دونوں فریقوں کو حق پر مانا جائے۔ چنانچہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر معارف القرآن ۱۱۳/۸ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ہمارا کام یہی ہے کہ جس پر وہ سب حضرات متفق ہوں اس کی پیروی کریں، اور جسمیں انکا اختلاف ہو اس میں خاموشی اختیار کریں اور اپنی طرف سے کوئی نئی رائے پیدا نہ کریں، ہمیں یقین ہے کہ ان سب نے اجتہاد سے کام لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہی تھی اس لئے کہ دین کے معاملہ میں وہ سب حضرات شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔"

المنتقى شرح الموطأ (۲/۲۲۶)

[ما جاء في التمتع] (ش): قول الضحاك في التمتع بالعمرة إلى الحج لا يصنع ذلك إلا من جهل أمر الله تعالى على سبيل الإنكار للمتنعة.



وقد روي ذلك عن جماعة من السلف أبي بكر وعمر وعثمان وابن الزبير ومعاوية بن أبي سفيان.

التوضيح لشرح الجامع الصحيح (٢٢٥ / ١١)

حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا حجاج بن محمد الأعور، عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سعيد بن المسيب قال: اختلف علي وعثمان رضي الله عنهما وهما بعسفان في المتعة، فقال علي: ما تريد إلا أن تنهى عن أمر فعله النبي - صلى الله عليه وسلم - . فلما رأى ذلك علي أهل بهما جميعا [انظر: ١٥٦٣ - مسلم: ١٢٢٣ - فتح: ٤٢٣ / ٣]

نيل الأوطار (٣٧٢ / ٤)

(وعن مروان بن الحكم قال: «شهدت عثمان وعلياً وعثمان ينهى عن المتعة وأن يجمع بينهما؛ فلما رأى علي ذلك أهل بهما لبيك بعمرة وحجة. وقال: ما كنت لأدع سنة النبي - صلى الله عليه وسلم - بقول أحد». رواه البخاري والنسائي)..... والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب وعلمه دائم ولا يحكم

عزير طارق بلواني، اسجد شيخ

دار الافتاء جامع دار العلوم كراچی  
١٩ / رمضان / ١٤٣٩ هـ  
٢ / جون / ٢٠١٨ م

البرج صحیح  
اقوالنا وفتاوانا  
٢٠ / ٩ / ١٤٣٩ هـ  
٢٠١٨ - ٠٦ - ٠٥

الجواب صحیح  
سید محمد تقی عسکری علیہ السلام

١٩ - ٩ - ١٤٣٩ م



الجواب صحیح  
شاه محمد تفضل علیہ السلام  
٢٠ / ٩ / ١٤٣٩ م



الجواب صحیح  
م ل السنلی  
٢١ / ٩ / ١٤٣٩ م  
٢١ / ٩ / ١٤٣٩ م

الجواب صحیح  
محمد یعقوب عسکری  
٢٢ / ٩ / ١٤٣٩ م